مدینۃ المسیح

دہلی ۶ اکتوبر۔ آج ساڑھے سات بجے شام بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے درد نقرس کی علامات پورے طور پر رفع نہیں ہوئیں۔ گو طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

قادیان ۵ ماہ اخاء۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بوجہ سر درد اور چکر ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کی عام صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ قدرے کمزوری کی شکایت ہے۔

بیگم صاحبہ چودھری مشتاق احمد صاحب امام مسجد احمدیہ لنڈن مطلع فرماتی ہیں۔ کہ وہ ۸ اکتوبر کو سوا تین بجے کی گاڑی سے انگلستان جانے کے لئے روانہ ہوں گی ہیں صحت و عافیت سے پہنچنے کے لئے دعا کی جائے۔

جلد ۳۴ | ۷ ماہ اخاء ۱۳۲۵ ہش | ۱۱ ذیقعدہ ۱۳۶۵ ھ | ۷ اکتوبر ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۳۴

امر اور پوجا کے یوگیہ اللہ ہی ہے

اسلام نے اللہ تعالےٰ کی جو شان پیش کی ہے وہ فطرت انسانی کے عین مطابق ہے۔ اور جن صفات کو اللہ تعالےٰ کے ساتھ مخصوص کیا ہے۔ ان کا کسی اور ہستی میں پایا جانا ممکن ہی نہیں۔ لیکن باوجود اتنے کھلے امتیاز کے اور باوجود خدا تعالےٰ کی ذات کے بالکل واضح اور نمایاں ہونے کے دنیا میں اب بھی ایسے لوگ پائے جاتے ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کی صفات کسی انسان کو دیتے ہوئے ذرا نہیں جھجکتے۔ اور باوجود اس کے کہ دنیوی لحاظ سے عقل و فکر میں اعلےٰ پایہ رکھتے ہیں [illegible] شناسی میں ایسی ٹھوکر کھاتے ہیں کہ اس کا خیال کر کے بھی حیرت ہوتی ہے۔

یورپ نے دنیوی لحاظ سے کتنی ترقی کی اور یوروپین اقوام نے عقل و سمجھ سے کام لے کر کیسی کیسی حیرت انگیز ایجادات کیں۔ اور کیسے کیسے کمالات دکھائے۔ لیکن خدا شناسی میں ایسے بھدے نکلے۔ کہ تین خداؤں کو ماننے لگ گئے۔ اور ان تین میں ایک ایسے انسان کو شریک کر لیا۔ جسے بقول ان کے مخالفین نے سولی پر چڑھا کر مار دیا۔

اسی طرح ہندوؤں کو بھی اس بارے میں سخت ٹھوکر لگی۔ اس میں تو کوئی شک ہی نہیں۔ کہ ہندو دھرم کی بنیاد بھی صداقت اور حقانیت پر تھی۔ اور اس میں بھی خدا تعالےٰ کی طرف سے مامور اور مصلح آئے۔ لیکن آج گاندھی جی ایسا انسان بھی ہندو دھرم کے ایک بہت بڑے مصلح اور ریفارمر کو ایشور قرار دیتا۔ اور اس کی پوجا کرتا ہے۔ حالانکہ وہ انسانی شکل رکھتا تھا۔ جب تک دنیا میں زندہ رہا تمام حوائج انسانی اس کے ساتھ لگے رہے۔ اور آخر دوسرے انسانوں کی طرح اسے بھی موت کی تلخی برداشت کرنا پڑی

چند دن ہوئے ایک آریہ سماجی نے گاندھی جی کو لکھا۔

”اپنی پرارتھناؤں (دعاؤں) میں جس رام کی پوجا کا ذکر آپ کرتے ہیں۔ اور جس رام کی یاد میں بھجن گاتے ہیں۔ وہ راجہ دشرتھ کا بیٹا اور مہارانی سیتا کا پتی رام (ایشور) کیسے ہو سکتا ہے۔ آپ تو رام کو امر (کبھی نہ مرنے والا) مانتے ہیں۔ اور اجودھیا کا راجہ امر نہیں تھا۔ میں نے اکثر آپ کی پرارتھناؤں میں شمولیت کی ہے۔ میرا دماغ آپ کی اس بات کو ماننے پر آمادہ نہیں۔“

اس سوال کی اہمیت کو اخبار ”پربھات“ نے بھی تسلیم کرتے ہوئے لکھا ہے

”سوال بہت اہم ہے آریہ سماجی کیا ہر شخص کے دل میں پیدا ہو سکتا ہے۔ جب اجودھیا کے راجہ رام جن کے جیون پر رشی بالمیک اور تلسی داس نے رامائن لکھی مرتیو (موت) کا شکار ہو گئے۔ تو پھر وہ رام کیسے ہو سکتے ہیں۔ جنہیں گاندھی جی ایشور کہتے ہیں۔“

اتنے اہم سوال کا جواب گاندھی جی نے اسی رنگ میں دیا ہے۔ جس رنگ میں عیسائی صاحبان کفارہ اور حضرت مسیح کی الوہیت کے متعلق دیا کرتے ہیں۔ کہ یہ باتیں انسانی عقل و سمجھ سے بالا ہیں۔ چنانچہ اپنے اخبار ”ہریجن“ میں لکھا۔

”میں کسی کو مجبور نہیں کرتا۔ کہ مجھ سے اتفاق کرے۔ واقعی یہ بہت اہم سوال ہے۔ کہ دشرتھ کا بیٹا رام امر کیونکر ہو سکتا ہے۔ گو سوامی تلسی داس نے رامائن میں اسی پرشن (سوال) کو اٹھایا ہے۔ اور جواب دیا ہے۔ میں مانتا ہوں۔ کہ جواب دلیل پر پورا نہیں اترتا۔ انسان کے ذہنی اطمینان کا حامل نہیں ہو سکتا۔ حقیقت میں یہ معاملہ دلوں کے درمیان ہے۔ دماغوں سے اس کا چنداں تعلق نہیں۔ کئی باتیں ایسی ہیں جنہیں دماغ مانتا ہے لیکن دل نہیں مانتا۔“

ایشور اور خدا کی ہستی کا سوال ہو۔ جس کی صحیح طور پر شناخت انسان کی پیدائش کا اولین مقصد اور مدعا ہے۔ اور جس کا قرب حاصل کرنا انسان کی آخری خواہش۔ مگر اس کے متعلق کہہ دیا جائے۔ ”یہ معاملہ دلوں کے درمیان ہے۔ دماغوں سے اس کا چنداں تعلق نہیں۔“ نہایت ہی افسوسناک ہے۔ اگر ایشور (خدا) کا بنایا ہوا کوئی دماغ ایشور کو ہی نہیں پہچان سکتا۔ تو وہ دماغ کہلانے کا مستحق نہیں۔ اسے بگڑا ہوا دماغ کہنا چاہیئے اور اس کا علاج کرنا چاہیئے۔ نہ کہ اسے خدا شناسی سے عاری قرار دے کر معذور سمجھ لینا چاہیئے۔

گاندھی جی نے اسی سلسلہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ

”میرے نزدیک سیتا کا پتی اور دشرتھ کا بیٹا رام اپنی ذات میں اتنا مکمل تھا۔ کہ وہ امر ہو گیا۔ اس کا خاکی وجود دنیا سے مٹ گیا۔ مگر روح قائم رہی . . . . . . میں اسی رام کو امر مانتا ہوں جو میرے لئے نیکیاں چھوڑ گیا۔“

اس رنگ میں خدا تعالےٰ کے کسی پیارے اور بھگت کو زندہ ماننا کوئی عیب کی بات نہیں۔ گو اس کے لئے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ جو نیکیاں آج اس کی طرف منسوب کی جاتی ہیں۔ وہ فی الواقعہ نیکیاں بھی ہیں یا نہیں۔ اور جو تعلیم دنیا کو اس نے دی۔ وہ آج بھی موجود اور نتیجہ خیز ہے یا نہیں۔ اس دلیل کی رو سے ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ صرف بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی امر اور زندہ سمجھے جانے کے مستحق ہیں۔ لیکن باوجود اس کے آپ انسان اور خدا تعالےٰ کے رسول ہیں۔ گاندھی جی اگر شری رام جی کو انسان سمجھ کر ان کی تعلیم کے زندہ ہونے کے ادعا کے ساتھ ان کو زندہ سمجھیں تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن ان کو ایشور (خدا) قرار دینا اور ان کی پوجا کرنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ اور اسی سے ظاہر ہے کہ شری رام جی کی اصل تعلیم اور روح آج زندہ نہیں ہے۔ اگر زندہ ہوتی

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا۔

تو خود ان کی پرستش نہ کی جاتی۔ اور نہ انہیں ایشور قرار دیا جاتا۔ کیونکہ اپنی زندگی میں انہوں نے کبھی اپنے آپ کو ایشور نہ کہا۔ بلکہ انسان ہی کہلاتے انہوں نے اپنی پوجا نہ کرائی۔ بلکہ خود ایشور کی پوجا کرتے رہے۔ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو زندہ رسول یقین کرتے ہیں۔ اور اس لئے کرتے ہیں۔ کہ آپ نے دنیا کو جو تعلیم دی۔ وہ آج بھی اپنے اصلی رنگ میں موجود ہے۔ مثلاً آپ نے خدا تعالےٰ کے متعلق یہ تعلیم دی ہے۔ اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم یعنی صرف اللہ ہی پوجا کے یوگیہ ہے۔ اس کے سوا اور کوئی نہیں۔ اور وہی امر یعنی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔ پھر فرمایا ھو الحی لا الٰہ الا ھو فادعوہ مخلصین۔ وہی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔ اس کے سوا کوئی پوجا کے قابل نہیں۔ صرف اسی سے پرارتھنائیں کرنی چاہئیں۔ نیز فرمایا۔ وتوکل علی الحی الذی لا یموت۔ اسی اللہ پر توکل کرو۔ وہی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔ اس پر کبھی موت وارد نہیں ہو سکتی۔

ہر سچا مسلمان آج بھی اس تعلیم پر ایمان رکھتا اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے۔

پس گاندھی جی اگر شری رام کو انکی تعلیم اور نیکی کے لحاظ سے زندہ سمجھتے ہیں تو سمجھیں لیکن نہ تو ان کو ایشور قرار دیں۔ اور نہ ان سے پرارتھنائیں کریں۔ اور یہی تلقین دوسروں کو کریں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے

دہلی میں فرمودہ ارشادات

نئی دہلی ۴ اکتوبر۔ آج سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز جمعہ مسجد احمدیہ دریا گنج میں پڑھائی۔ اور نہایت پر معارف خطبہ ارشاد فرمایا حضور نے سورۂ فرقان کی آیت تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہٖ لیکون للعالمین نذیرًا کی نہایت لطیف تفسیر بیان کرتے ہوئے بتایا۔ کہ کس طرح اس مختصر سی آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے وسیع اور مکمل لائحہ عمل مقرر فرما دیا ہے۔ آخر میں حضور نے اس آیت کی تفسیر کی روشنی میں جماعت احمدیہ کو اسکی اہم ذمہ واریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور بتایا کہ ہم اسی وقت کامیاب ہو سکتے ہیں۔ جبکہ (۱) ہم اپنی تبلیغی کوششوں کو صرف مسلمانوں اور عیسائیوں تک ہی محدود نہ رکھیں۔ بلکہ دنیا کے تمام مذاہب اور تمام اقوام کو پیغام حق پہنچانے کی کوشش کریں۔ (۲) ہم میں سے ہر فرد قرآن کریم پڑھا ہوا ہو۔ اور اسکی تعلیم دوسروں تک پہنچانے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ (۳) ہم میں سے ہر شخص رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نقش قدم پر چلنے اور اپنی زندگی کو حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جیسی بنانے کی کوشش کرے۔

بعد نماز مغرب حضور خدام میں رونق افروز رہے۔ اور دیر تک بعض غیر احمدی معززین سے گفتگو فرماتے رہے۔

(خاکسار خورشید احمد رپورٹر الفضل)

دہلی میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کی مساعی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ۸ یارک روڈ نئی دہلی)

۵ اکتوبر (بذریعہ ڈاک) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے ایک چٹھی ہز ایکسیلنسی وائسرائے کے نام بھجوائی ہے۔ کہ گو جماعت احمدیہ ایک تبلیغی جماعت ہونے کی وجہ سے من حیث الجماعت لیگ میں شامل نہیں مگر موجودہ سیاسی بحران میں اسکی اصولی ہمدردی تمام تر لیگ کے ساتھ ہے۔ اور ایک دوسری چٹھی میں حضور نے وائسرائے پر واضح فرمایا ہے۔ کہ اگر خدانخواستہ موجودہ گفت و شنید ناکام ہوتی نظر آئے۔ (گو خدا تعالےٰ کے فضل سے اس وقت کامیابی کی امید غالب ہے) تو مایوس ہو کر اسے ناکام قرار دینے کی بجائے التواء کی صورت قرار دی جائے۔ تاکہ اس عرصہ میں لیڈر بھی مزید غور کر سکیں۔ اور پبلک (خصوصاً آزاد پبلک) کو بھی اپنا اثر ڈالنے کا موقع مل سکے۔ مگر اس صورت میں ضروری ہوگا۔ کہ جس نکتہ پر ناکامی ہو رہی ہو۔ اسے پبلک کے علم کے لئے ظاہر کیا جائے۔ اسی مضمون کی وضاحت کے لئے حضور کی طرف سے درد صاحب ہز ایکسیلنسی وائسرائے کے پرائیویٹ سیکرٹری سے بھی مل چکے ہیں۔

حضور کی طرف سے چودھری اسد اللہ خاں صاحب اور درد صاحب اور صوفی عبد القدیر صاحب۔ نواب زادہ لیاقت علی خاں صاحب اور سر سلطان احمد صاحب اور نواب صاحب چھتاری اور سر فیروز خاں صاحب سے بھی مل چکے ہیں۔ مؤخر الذکر صاحب حضور سے ملنے کے لئے بھی آئے تھے۔ مگر حضور جمعہ کے لئے باہر تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ خان بہادر علی قلی خاں صاحب سابق پولیٹیکل ایجنٹ صوبہ سرحد حضور کی ملاقات کے لئے آئے اور نواب صاحب چھتاری سابق گورنر یو۔ پی نے علی گڑھ سے ایک تار کے ذریعہ حضور کی مساعی کے ساتھ ہمدردی اور اتحاد کا اظہار کیا۔ بعض پریس کے نمائندے (چیف رپورٹر اخبار ڈان اور ڈائرکٹر اورینٹ پریس اور سری کرشن صاحب نمائندہ اندرا پیٹر کا وغیرہ) بھی حضور سے ملاقات کر چکے ہیں۔ اور حضور کی طرف سے صوفی عبد القدیر صاحب نے بعض امریکن اور انگریزی اخباروں کے نمائندوں سے ملاقات کر کے مسلمانانِ ہند کا نقطۂ نظر واضح کیا۔

"اسلام کا اقتصادی نظام" کا ہندی ایڈیشن

آج کل جبکہ ملک کے نوجوان کمیونزم کے تباہ کن اثرات کا شکار ہو رہے ہیں۔ ضرورت ہے کہ ان کو اس فلسفہ کی حقیقت سے واقف کرا دیا جائے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲۶ فروری ۱۹۴۵ء کو لاہور میں ایک مجمع عظیم میں ایک جامع تقریر فرمائی۔ جسے بعد میں اسلام کا اقتصادی نظام کے نام سے کتابی صورت میں شائع کیا گیا۔ اس وقت تک اس کے اور کئی ایڈیشن ہزاروں کی تعداد میں شائع ہو کر ملک کے کونے کونے میں پہنچ چکے ہیں۔ اب اس کا ہندی ایڈیشن بھی شائع ہو رہا ہے۔ تاکہ ہندی خواں دوست بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ ضرورت ہے کہ احباب جماعت اسکی زیادہ سے زیادہ اشاعت کرنے میں ہماری مدد فرماویں۔ اور اسکو ہندی خواں طبقہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں پھیلائیں۔ مینیجر ہندی ٹریکٹ سیریز کے پاس اپنا نام نوٹ کروائیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

جھنگ ڈسٹرکٹ انجمن احمدیہ گھگھیانہ کا دوسرا سالانہ تبلیغی جلسہ

۱۹ - ۲۰ اکتوبر ۱۹۴۶ء کو بمقام یالبوا گھگھیانہ منعقد ہوگا۔ ضلع جھنگ اور ملحقہ اضلاع کی جماعتوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہونا چاہئیے۔ دارالامان سے دو مبلغ تشریف لائیں گے۔ قیام و طعام کا انتظام انجمن کے ذمہ ہوگا۔ سیکرٹری دعوت و تبلیغ جھنگ ڈسٹرکٹ انجمن احمدیہ گھگھیانہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کریں۔ ایڈیٹر

چند سوالات کے جواب

از جناب ابو البرکت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

اونٹ کا سوئی کے ناکہ سے گزرنا

سوال :- آیت لا یدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط (اعراف) میں مکذب آیات اور متکبر لوگوں کی نسبت یہ کہنا کہ وہ جنت میں داخل نہیں ہونگے جب تک اونٹ سوئی کے ناکہ سے نہ گزر سکے۔ سوئی کے ناکہ میں دھاگہ داخل ہوتا ہے۔ اونٹ کو سوئی کے ناکہ سے گزرنے کی کیا مناسبت ہو سکتی ہے۔ یہ کچھ بے جوڑ سی بات معلوم ہوتی ہے

جواب (۱) جمل کے معنے اونٹ بھی ہوتے ہیں۔ لیکن کشتی کے موٹے رسہ کو بھی کہتے ہیں اور گو جمل سے مراد اس جگہ اونٹ ہو یا رسہ سوئی کے ناکہ میں دونوں کا داخل ہونا امر محال ہے۔ لیکن باوجود اس کے اس کا استعمال مکذب اور متکبر لوگوں کے جنت میں داخل ہونے کے محال ہونے کے لئے ہے یعنی جیسے سوئی کے ناکہ میں اونٹ اور کشتی کے موٹے رسہ کا داخل ہونا محال ہے۔ اسی طرح کسی کا تکذیب آیات اللہ اور استکبار کے ساتھ جنت میں داخل ہونا محال ہے کیونکہ تکذیب آیات اور تکبر نفس کی خود بینی اور خود روی خدا اور رسول کی اطاعت کے منافی اور مخالف ہے۔ پس اس صورت میں انسان کی مکذبانہ اور متکبرانہ حالت جنت میں داخل ہونے کے بھی منافی اور مخالف ہے۔ جب تک کہ تکذیب تصدیق سے اور تکبر عجز اور انکسار سے نہ بدل جائے۔ اور پھر خاکساری کامل اطاعت کے ظاہر ہونے پر جنت میں داخل ہونا آسان ہو جاتا ہے

(۲) اگر جمل کے معنے اونٹ بھی کئے جائیں تو اس صورت میں بھی اونٹ کا سوئی کے ناکہ میں داخل ہونا اونٹ کی اطاعت کی حالت پر دلالت کرنے کے لحاظ سے ہوگا۔ اور وہ اس طرح کہ اونٹ کی دو حالتیں ہوتی ہیں۔ ایک وہ جبکہ اس کے ناک میں سوراخ کر کے وہ سوئی اس میں داخل کی جاتی ہے۔ جس سے وہ اطاعت میں آ جاتا ہے۔ دوسری حالت وہ ہے کہ وہ نکیل کے سوراخ اور مہار کی رسی سے آزاد ہوتا ہے۔ اور شتر بے مہار کہلاتا ہے۔ لیکن نکیل ڈالنے کے بعد وہ اونٹوں کی قطار میں یا سواری کی حالت میں اطاعت کا نمونہ دکھاتا ہے۔ اور اونٹ کا نکیل کی سوئی کے سوراخ میں داخل ہونا بطور محاورہ بن گیا۔ جیسا کہ اسی طرح کے محاورہ کی مثال میں علامہ ابو البقاء نے اپنی کتاب املاء ما من بہ الرحمن میں لکھا ہے۔ ادخلت الخاتم فی اصبعی۔ یعنی میں نے انگوٹھی کو اپنی انگلی میں داخل کیا۔ یہ فقرہ محاورہ میں بالعکس صورت میں پایا جاتا ہے۔ کیونکہ بظاہر تو انگلی کو انگوٹھی میں داخل کیا جاتا ہے۔ نہ کہ انگوٹھی کو انگلی میں۔ اسی طرح اونٹ کے سوئی کے ناکہ میں داخل ہونے کا محاورہ بالعکس صورت میں شہرت پا گیا ہے۔ کہ اونٹ جب تک نکیل والے سوراخ اور سوئی کے اندر داخل نہ ہو۔ وہ شتر بے مہار کی صورت میں اطاعت سے آزاد رہتا ہے۔ اور اطاعت کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اس سوئی کے ناکہ میں داخل ہو۔ جو نکیل کی سوئی کے سوراخ کا ناکہ ہے۔

پس اس صورت میں قرآن کریم کی آیت حتی یلج الجمل فی سم الخیاط کے معنے اس محاورہ کے رو سے یہ ہونگے کہ جب تک مکذب آیات اللہ اور متکبر لوگ تکذیب اور تکبر سے باز آ کر شتر بے مہار ہونے کی حالت سے اطاعت کی حالت اختیار نہ کرینگے۔ ان کے لئے آسمانی دروازوں کا کھلنا یا ان کا جنت میں داخل ہونا امر محال ہے۔

حضرت لوط علیہ السلام کا واقعہ

سوال۔ حضرت لوط علیہ السلام کا اپنی قوم کے لوگوں سے یہ کہنا کہ ھؤلاء بناتی ھن اطھر لکم (ھود) اور سورہ حجر میں فرمایا۔ ھؤلاء بناتی ان کنتم فاعلین کیا ایک نبی کی شان کے خلاف نہیں ہے۔ کہ وہ اپنی قوم کے بدمعاشوں کے سامنے اپنے مہمانوں کو بچانے کے لئے جو بے ریش لڑکوں کی شکل میں تھے اپنی لڑکیوں کو بدمعاشوں کی بدمعاشی کرنے کے لئے پیش کرتے ہیں۔

جواب :- اس کا مفصل جواب تو حضرت اقدس سیدنا امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی تفسیر کبیر میں ہے۔ لیکن اگر صرف قرآنی الفاظ پر غور کیا جائے۔ تو بھی یہ بات ثابت نہیں ہوتی۔ جو سوال میں پیش کی گئی ہے۔ بعض مفسرین سے اس بارہ میں غلط فہمی کے باعث بہت غلطی واقع ہوئی ہے۔ سورۃ حجر کی آیت او لم ننھک عن العالمین کو مفسرین نظر انداز کر دیتے ہیں۔ جس کے رو سے شریر لوگوں کا دوڑ کر آنا مہمانوں کے ساتھ بدمعاشی کی غرض سے نہ تھا۔ اگر بدمعاشی کی غرض سے ہوتا تو او لم ننھک عن العالمین کے فقرہ سے لوط علیہ السلام کو ڈانٹتے کیوں۔ اور لوط پر حملہ کرنے کے لئے آمادگی کیوں ظاہر کرتے۔ جس کے متعلق نوارد مہمانوں نے جو مفسرین کے نزدیک ملائکہ تھے۔ یہ کہا کہ یا لوط انا رسل ربک لن یصلوا الیک یعنی اے لوط ہم تیرے رب کے فرستادہ ہیں۔ یہ شریر لوگ جو دوڑ کر تجھ پر حملہ کرنے کے لئے آئے ہیں۔ تجھ تک ہرگز نہیں پہنچ سکیں گے۔ اب اگر وہ بدمعاشی کے لئے آئے تھے۔ تو انہیں یوں کہنا چاہیئے تھا کہ یہ لوگ ہم تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ نہ یہ کہ تجھ تک نہیں پہونچ سکیں گے۔ پھر لوط علیہ السلام کا یہ قول کہ ان ھؤلاء ضیفی فلا تفضحون واتقوا اللہ ولا تخزون یعنی یہ لوگ تو میرے مہمان ہیں۔ پس مجھے میرے مہمانوں کے بارے میں رسوا نہ کرو۔ اور خدا سے ڈرو۔ اب اس کے جواب میں وہ یہ فقرہ بولتے ہیں۔ کہ او لم ننھک عن العالمین۔ کہ کیا ہم نے تجھے منع نہیں کیا ہوا۔ کہ لوگ یہاں تیرے پاس نہ آیا کریں۔ باوجود منع کرنے کے یہ لوگ جنہیں تو مہمان بتاتا ہے۔ یہاں کیوں آتے ہیں۔ ان شریر لوگوں کا منع کرنا کہ لوگ یہاں نہ آیا کریں اور جیسا کہ سورۃ عنکبوت میں ان کی شرارتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ کہ وہ مردوں سے شہوت رانی کا عیب رکھتے تھے نیز قطاع الطریق اور ڈاکو تھے۔ مجالس میں ہر طرح کا گند اچھالتے تھے۔ حضرت لوط تو نبی تھے۔ اور ان کا کام تبلیغ تھا۔ بعض لوگ اس وجہ سے ملنے کے لئے بھی آیا کرتے۔ لیکن لوط کی یہ برادری کے لوگ جو قرآن کے رو سے اخوان لوط بھی تھے۔ ان کے اندر اپنی شرارتوں کے متعلق یہ خیال ذہن نشین ہو چکا تھا۔ کہ جو لوگ لوط کے پاس آتے ہیں۔ انہیں ہمارے عیوب بتاتا ہے کہ ہمیں بدنام کیا جاتا ہے۔ اس وجہ سے انہوں نے حضرت لوط کے پاس لوگوں کا آنا روک دیا۔ لیکن حضرت لوط نے اس آخری موقعہ پر جبکہ ہلاکت کا وقت ان کے لئے آ پہونچا تھا کہا کہ یہ میرے مہمان ہیں۔ جن کا آنا قابل اعتراض نہیں اور نہ ہی میری لڑکیوں کا یہاں ہونا قابل اعتراض ہے۔ کیونکہ وہ تو ویسے ہی تمہارے نزدیک اطہر اور بہت ہی پاک ہیں۔ کیونکہ تمہاری ہمشیرہ زادیاں ہیں اور تم انہیں ابتدا سے جانتے ہو۔ اس کے جواب میں انہوں نے کہا ما لنا فی بناتک من حق یعنی تیری بیٹیوں کی نسبت تو ہمیں کسی قسم کے اعتراض کا حق نہیں۔ ہمیں تو صرف ان دوسرے لوگوں کے متعلق اعتراض ہے۔ ان کنتم فاعلین سے مراد فعل فضیحت و خزی ہے۔ جس کے متعلق حضرت لوط نے ان لوگوں کو منع کیا کہ ان مہمانوں کے باعث مجھے رسوا نہ کرو۔

دارالشیوخ کیلئے گرانقدر عطیہ

فلائنگ آفیسر ملک بشیر احمد صاحب پشاور نے عہدے میں ترقی ہونے پر دارالشیوخ کے لئے ایک ہزار روپیہ عطا فرمایا ہے۔ جو سو سو روپیہ کی قسطوں میں وصول ہوگا۔ مبلغ دو صد روپیہ کی دو قسطیں وصول ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کے اخلاص سے دیئے ہوئے عطیہ کو قبول فرمائے اور انہیں دینی و دنیوی ترقیات عطا فرمائے۔ اگر جماعت کے دوسرے دوست بھی خوشی کے مواقع پر جماعت کے یتامیٰ و مساکین کو یاد رکھا کریں۔ تو ان کی ضروریات نہایت آسانی سے پوری ہو سکتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ دوستوں کو توفیق عطا فرمائے۔ کہ وہ یتیموں اور مسکینوں کی امداد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ ناظر ضیافت

اسلام کا غلبہ اور مسلمانوں کی اصلاح کس طرح ہو سکتی ہے

(۱)

(از جناب ثاقب صاحب کچنز روڈ نئی دہلی)

اسلام کو دنیا میں غالب کس طرح کیا جا سکتا ہے؟ اور موجودہ مسلمانوں کی اصلاح کیسے ہو سکتی ہے؟ یہ سوال ہیں۔ جو آج عالم اسلام کے سامنے ہیں۔ ان عظیم مسئلوں کو حل کرنے کے لئے عالم اسلام میں کئی مفکرین پیدا ہوئے۔ اور انہوں نے مختلف رنگوں میں اصلاحی جدوجہد کی۔ مذہبی اور سیاسی لیڈروں کا یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔

مختلف لیڈر۔ جدید عالم۔ مفکر اور مصلح اپنے ذہن سے تراشے ہوئے نظام اصلاح لیکر منظر پر آتے ہیں۔ اور راہِ نجات ڈھونڈتے ہوئے حیران و پریشان مسلمانوں کو لمحہ بھر اپنی چمک دکھا کر پردۂ تاریکی میں گم ہو جاتے ہیں۔ لیکن وہ اسلام کو دنیا میں تھوڑی سی بلندی بھی نہیں دے سکے۔

اصلاح کا طریق

آخر مسلمانوں کی کوئی اصلاحی تحریک کیوں کامیاب نہیں ہوتی؟ حقیقت یہ ہے کہ رسولِ عربی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پیش کیا ہوا نصب العین مسلمانوں کی آنکھوں سے اوجھل ہو چکا ہے۔ اور وہ عظیم ترین نصب العین چند لفظوں میں یہ ہے۔ قرآن حکیم کے ایک ایک لفظ پر عمل کرنا اور تبلیغ حق کرنا یہی وہ سیدھا سادہ نصب العین ہے۔ جس پر خاتم النبیین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انسانوں کو چلایا۔ جس کی تکمیل کے لئے آپ نے اپنی زندگی کو تکالیف میں ڈالا۔ اور جس کے ذریعے اسلام کو دنیا میں غالب کیا۔ یہی نصب العین وہ راستہ ہے۔ جس پر چل کر آج اسلام کو دنیا میں غالب کیا جا سکتا ہے۔ اور مسلمانوں کی اصلاح ہو سکتی ہے۔

مسلمانوں کے مصلح اور رہنماؤں نے اس راستے کو چھوڑ کر کئی راستے اختیار کئے اور کر رہے ہیں۔ کسی نے سیاسی ہنگاموں اور قومیت کے تخیل سے مسلمانوں کی اصلاح کرنی چاہی کوئی اسلام کو غالب کرنے کے لئے فوجی تنظیم کا قائل ہے۔ کوئی مسلمانوں کی اصلاح ایک مذہبی یونیورسٹی بنا کر کرنا چاہتا ہے۔ مسلمانوں کے یہ تمام لیڈر اپنی خود ساختہ سکیموں سے جتنی دیر چاہیں مسلم عوام کو مرعوب کر لیں۔ لیکن آخر مسلمانوں کی نجات اسی راستے پر چلنے میں ہے۔ جو خداوند عظیم نے مقرر کر دیا ہے۔ اور تمام اصلاحی فلسفوں اور جدید نظریاتی پیچیدگیوں سے بہت دور ہے۔

ہر مذہبی لیڈر اور مصلح کی ہر فلسفیانہ اصلاحی سکیم مسلمانوں کی زیادہ سے زیادہ بدحالی اور پراگندگی کا موجب ہوگی۔ اور ہو رہی ہے۔ کیونکہ اسلام کا غلبہ اسی نصب العین پر چلنے سے حاصل ہو سکتا ہے۔ جس کے ذریعہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انسانوں کی اصلاح کی۔ اور اسلام کو دنیا میں غالب کیا۔ لیکن اس نصب العین کی تکمیل کا کام کوئی دنیوی دماغ سرانجام نہیں دے سکتا۔ اور نہ ہی سرانجام دے سکا ہے۔ اس کے دو مشکل پہلو ہیں:۔

(۱) انسانوں کو قرآنِ حکیم کے احکام پر عامل بنانا اور (۲) قرآن حکیم کی اصل تعلیم اور نظریات کو حتمی طور پر پیش کرنا۔ جبکہ مفسروں اور جدید عالموں نے اس کی اصل تعلیم اور نظریات کو بگاڑ رکھا ہے۔ غلبۂ اسلام کے لئے تبلیغ حق کا ہونا ضروری ہے۔ اور تبلیغ حق کے جاری کرنے کے لئے قرآن کی اصل تعلیم اور نظریات کا ہونا ضروری ہے۔

بعثت مسیح موعود

اس مشکل ترین کام کے لئے اس آسمانی دماغ کی ضرورت تھی۔ جس کی آواز میں صورِ اسرافیل اور جسکی ہر جنبشِ نظر میں ضربِ کلیم ہو۔ جو اپنے ساتھ خدائی انقلابی طاقتیں اور آسمانی نور لاتا۔ اور خداوند عظیم کی عظمت سے انکار۔ اخلاقی پستی اور غلاظتِ روح و ضمیر کی تاریکیوں کو دور کرتا۔ خدا تعالےٰ نے موجودہ نازک دور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آسمانی اصلاحی طاقت دے کر بھیجا۔ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لائے ہوئے آخری پیغام قرآن حکیم کی اصل تعلیم انسانوں کے سامنے رکھی۔ اور اس پر عامل بنایا۔ اور اسلام کے اخلاقی اور معاشرتی نظام کو زندہ کرنے کے لئے ایک ایسا اصلاحی سلسلہ قائم فرمایا۔ جس کے مقدس ہنگامے روز بروز بلند و وسیع اور تیز ہوتے جا رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ اور دوسرے مسلمانوں میں امتیاز

عہدِ حاضر کی خرابیوں اور مسلمانوں کی تمام بیماریوں کا علاج تبلیغِ اسلام ہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس نصب العین کو عملی طور پر قائم کیا۔ مسلمان لیڈر پکار رہے ہیں۔ کہ مسلمان کاروبارِ عالم میں کھو کر قرآن کی تعلیم کو عملی طور پر چھوڑ چکے ہیں۔ لیکن احمدیہ جماعت رات دن قرآن پر عمل اور تبلیغِ حق کر رہی ہے۔ ہر طرف سے شور اٹھ رہا ہے۔ کہ اقوامِ مشرق کا دل و دماغ مغربی تہذیب اور افکار کے طوفان میں بہہ گیا ہے۔ لیکن احمدیہ جماعت قرآنی تہذیب لئے ہوئے ہے۔ اور قرآنِ مقدس کو دماغِ عالم پر مسلط کرنے کے لئے شب و روز کوشاں ہے۔ مسلمان لیڈر اپنی تقریروں میں کہتے ہیں۔ کہ مسلم نوجوان قرآن کو چھوڑ کر مغربی فلسفوں اور جمود و سکون کی نیند سلا دینے والے شعر و ادب میں خوفناک طور پر گرفتار ہیں۔ لیکن احمدی نوجوان ان رنگین ہنگاموں میں رہتے ہوئے شب و روز ایک مذہبی جنون لئے ہوئے ہے۔ اس پر یہ تمام ہنگامے اثر نہیں کرتے۔ آج مسلمانوں کا کوئی مذہبی امیر اور مذہبی مرکز نہیں۔ لیکن احمدیہ جماعت کا ایک امیر اور ایک مرکز ہے۔ دورِ جدید کی سیاسیات نے مسلمانوں کے دماغوں کو گمراہ اور غلیظ کر رکھا ہے۔ لیکن احمدیہ جماعت سیاسیات حاضرہ کی اس گمراہی سے عملی طور پر بہت دور ہے۔ وہ اسلام کی امن۔ عدل اور سچائی سے بھری ہوئی سیاست پر عامل ہے۔ آج دنیا ڈپلومیسی دنیاوی سلطنتوں کی ہوس اور جنگوں سے معمور ہے۔ لیکن احمدیہ جماعت ایک ایسے راستے پر چل رہی ہے۔ جس نے اسے ان قباحتوں سے عملی طور پر نجات دے دی ہے۔ آخر وجہ کیا ہے۔ کہ آج کے انسان جن خرابیوں۔ جن نظریات اور زندگی کے جن اطوار سے تنگ آ چکے ہیں۔ لیکن ان سے رہائی حاصل نہیں کر سکتے۔ احمدیہ جماعت ان تمام بیماریوں سے عملی طور پر نجات حاصل کر کے ایک سلامتی کے راستے پر چل رہی ہے، اس کا سبب یہی ہے کہ احمدیہ جماعت نے خدا تعالےٰ کے ایک برگزیدہ امتی نبی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حکم سے اس بلند ترین نصب العین کو اپنا لیا۔ جو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسلام کے غلبہ اور انسانوں کی نجات کے لئے عملی طور پر پیش کیا تھا۔ خدا شناسی۔ امانت۔ جہاد۔ اور خودی کے تمام فلسفے اسی نصب العین میں عملی طور پر حل ہو جاتے ہیں۔ کیا یہ خودی کا زبردست حصول نہیں۔ کہ احمدیہ جماعت قرآنِ حکیم کی اصل تعلیم پر خود عمل کر رہی ہے؟ اور قرآنی تعلیم اور قرآنی نظریات کے نقش مشرق و مغرب کے دماغ پر بٹھا رہی ہے؟

بعثت رسول کریمؐ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دنیا میں مبعوث ہوئے تو آپ نے زبردست جنگِ افکار برپا کی۔ فساد انگیز شیطانی افکار اور اعمال میں رینگتے ہوئے انسانوں کو فکر و عمل کی پاکیزگی اور بلندی عطا کی۔ آپ نے تلوار اس وقت اٹھائی۔ جب دشمنوں نے تبلیغ اسلام یعنی اعلائے کلمۃ الحق کو روکنا چاہا۔ اور حملہ آور ہوئے۔ یہی وہ مذہبی مدافعتی جنگ ہے۔ جسے جہاد کے نام سے موسوم کیا جا سکتا ہے۔ دنیا کا کوئی مورخ۔ کوئی عالم یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کوئی جنگ۔ ملک۔ قوم اور ملک گیری کے لئے یا کسی قائم شدہ حکومت کے خلاف یا دنیوی سلطنت کے حصول کیلئے لڑی۔ لیکن افسوس کہ آج مسلمان ملک قوم اور کسی قائم شدہ حکومت کے خلاف جنگ کو جہاد کا نام دے رہے ہیں اسلام پر ظالم قائم شدہ حکومت کو بدلنے کے لئے کسی کھوکھلے سیاسی ہنگامے کی اجازت نہیں دیتا بلکہ بنیادی تیاری یعنی روحانی اور معاشرتی تنظیم اور طاقت پیدا کرنے کی تلقین کرتا ہے۔

افسوس مسلمان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیش کئے ہوئے نظریہ کو بہت جلد بھول گئے۔ اور اب تک بھولے ہوئے ہیں۔ دنیوی سلطنت کی ظاہری چمک نے انہیں چکا چوند کر دیا۔ تبلیغ حق کے فرضِ عظیم کو چھوڑ کر ہوسِ ملک گیری میں پھنس گئے۔ اور دوسروں کو اپنا مادی غلام بنانا شروع کر دیا۔ آج وہ خود غلام ہیں۔ کیونکہ فطرت کا یہ ایک اٹل قانون ہے۔ کہ جو دوسروں کو غلام بناتا ہے۔

ایک دن اسے خود غلام بننا پڑتا ہے۔
علامہ اقبال نے اپنے چھ لیکچروں میں لکھا ہے:۔
"اگرچہ مسلمانوں نے دنیوی سلطنتیں قائم کر لیں۔ لیکن اسلام کا اصل مقصد فوت ہو گیا"

دنیوی حکومت اور مسلمان

مسلمانوں کے داعیوں اور نظروں میں صرف ایک ہی چیز سمائی ہوئی ہے۔ وہ قرآن پر عامل بننے کے لئے۔ اور اپنی تمام اخلاقی اور معاشرتی بیماریوں کا علاج کرنے کے لئے ایک ہی نعمت لازوال کے منتظر ہیں:۔ اور وہ ہے دنیوی حکومت۔

تلوار نہیں بلکہ تبلیغ حق

آج مسلمان دنیوی سلطنت کے لئے بے چین ہیں۔ وہ متلاشی نظروں سے اس ساحر کی آمد کے لئے آسمانوں کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ جو چشم زدن میں ان کے لئے ایک وسیع سلطنت قائم کر دے۔ وہ قرآن سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات مقدس سے دنیوی سلطنت کے قیام کے راستے ڈھونڈ رہے ہیں۔ مگر اسلامی نظریۂ تسلط کو قطعی طور پر بھول چکے ہیں۔ وہ اس حقیقت کو فراموش کر چکے ہیں۔ کہ ایک نبی براہ راست دنیوی سلطنت قائم کرنے کے لئے نہیں آتا۔ وہ انسانوں کو جس راستے پر جس طرح چلاتا ہے۔ اس کا لازمی نتیجہ خداوند عظیم کی وسیع زمین پر حقیقی قبضہ اور زبردست حکومت بھی ہے۔ اسلام کی غرض و غایت دنیوی سلطنت قائم کرنا نہیں۔ اگر اسلام کا مقصد یہی ہے تو عیسائیت کو اسلام سے زیادہ ذی شان اور غالب مذہب قرار دینا چاہیئے۔ کیونکہ عیسائیت کے علمبرداروں نے مسلمانوں سے کہیں زیادہ طاقتور پُرجبروت اور وسیع سلطنتیں قائم کی ہیں۔ اسلام انسانوں کو تلوار کے ذریعے نہیں بلکہ تبلیغ حق کے ذریعے اپنی تعداد زیادہ سے زیادہ کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اور روحانی معاشرتی اور معاشیاتی طور پر اس طرح قومی اور جمعیت یافتہ بناتا ہے کہ اس گروہ کی تعداد کی زیادتی کے ساتھ ساتھ ان کا سیاسی غلبہ بھی مستقل اور وسیع ہوتا جاتا ہے۔

اسلام کا سیاسی غلبہ

یہ سیاسی غلبہ ہوس ملک گیری۔ ڈپلومیسی جنگ و جدل یا کسی مادی طاقت کا نتیجہ نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ اس گروہ کی معاشرتی بلندی معاشیاتی اتحاد۔ تبلیغی جدوجہد اور روحانی اور اخلاقی اصولوں کی نمائندگی کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اس منظم اور تربیت یافتہ گروہ کے افراد تبلیغ کے مقدس ہنگاموں کو جتنا زیادہ بلند۔ تیز اور وسیع کرتے ہیں۔ اسی قدر ان کی تعداد بڑھتی ہے اور ان کی سلطنت مستقل اور وسیع ہوتی ہے۔ اس کے مقابلہ میں دنیا کی موجودہ تہذیب یافتہ اقوام نے انصاف۔ امن۔ ڈیموکریسی اور آزادی کے لئے جنگیں کر کے اور جسمانی طاقت استعمال کر کے دیکھ لیا۔ انہوں نے انسانوں کے جسموں ملکوں اور وسیع مادی ذرائع کو فتح کر کے دیکھ لیا۔ لیکن وہ ان چیزوں کو پھر بھی حاصل نہ کر سکے۔ بلکہ انہوں نے موجودہ دنیا کو عدم انصاف ڈپلومیسی۔ مالی بدحالی۔ مادی تباہی اور مسلسل خوفناک جنگوں سے بھر دیا:۔ (باقی)

حساب کی یاددہانی

تحریک جدید کے مالی دفتر سے ہر ایک فرد کو جس کا وعدہ بارھویں سال کا یا دفتر دوم کے سال دوم کا واجب الادا ہے۔ چٹھی کے ذریعہ حساب کی اطلاع کی گئی ہے کہ وہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۶ء تک اپنا وعدہ مرکز میں پہنچا کر حضور ایدہ اللہ کی دعائیں۔ براہ راست وعدہ کرنے والے احباب کے سوائے عہدہ داران کی بھی فہرست بنا کر لکھا جا رہا ہے۔ اگر کسی عہدہ دار کو خواہ وہ تحریک جدید کا سیکرٹری ہو۔ یا سے ثواب لینے کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے تحریک ہوئی ہو۔ اپنی جماعت کے وعدوں کی فہرست کی ضرورت ہے تو وہ اس دفتر کو لکھیں فوراً فہرست انشاء اللہ ارسال کی جائے گی۔ عہدہ داران یہ بھی یاد رکھیں کہ ہر روپیہ جو "تحریک جدید" کا ارسال کیا جائے وہ اسم وار تفصیل کے ساتھ ہونا ضروری ہے

وکیل المال تحریک جدید

فرانسیسی جمہوریہ رابعہ کے قواعد کی تشکیل

از مکرم ملک عطاء الرحمن صاحب مجاہد فرانس

جب کسی فرد یا قوم یا ملک کے ساتھ تعلق اور رابطہ کی کوئی وجہ پیدا ہو جائے تو طبعاً اس کے حالات کے متعلق نسبتاً زیادہ دلچسپی محسوس ہونے لگتی ہے اور اس سلسلہ میں بعض اطلاعات کا انتظار بھی ہوتا ہے۔ احمدیت کا تعلق اپنے عالمگیر مقصد کے لحاظ سے دنیا کے ہر ملک و قوم بلکہ ایک ایک متنفس سے ہے۔ اور ہمارے لئے ساری دنیا "سارا جہاں ہمارا" کا حکم رکھتی ہے۔ لیکن اس پر مزید خصوصیت ان ممالک اور اقوام کے لئے قائم ہوتی چلی جا رہی ہے جن میں ہمارے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین اطال اللہ بقاءہ و اطلع شموس طالعہ تبلیغی مشن قائم فرما رہے ہیں۔ ان ملکوں میں اب فرانس بھی شامل ہے اور اس خیال کے ماتحت کہ احباب کو فرانس کے حالات خصوصاً اس کے سیاسی حالات سے گذشتہ کی نسبت اب زیادہ دلچسپی ہو گی۔ ارادہ ہے کہ بعض غیر معمولی اہم سیاسی حالات وقتاً فوقتاً عرض کرتا رہوں۔

فرانس میں ۱۸۴۹ء سے جمہوری حکومت قائم ہے۔ اور اس وقت فرانس میں جمہوریہ ثلاثہ کا دور جاری ہے۔ جو اب عنقریب ختم ہونا چاہتا ہے۔ ان دنوں فرانسیسی جمہوریہ رابعہ کے قواعد و ضوابط کی تشکیل ہو رہی ہے۔ اور یہ ایک ایسا مرحلہ ہے۔ جس کا ملک کے مستقبل کے ساتھ گہرا تعلق ہے اس لئے سارا ملک اور فرانسیسی قوم ان دنوں غیر معمولی اہمیت کے ساتھ اس امر میں دلچسپی لے رہی ہے۔ فرانس میں آجکل مختلف پارٹیوں کے اجتماع سے حکومت قائم ہے۔ اس لئے قواعد کی ترتیب اور تشکیل کے سلسلہ میں حالات زیادہ نازک ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

اس وقت فرانسیسی اسمبلی میں آئندہ فرانسیسی جمہوریہ رابعہ کیلئے مسودۂ قوانین پیش ہے اس سے قبل گذشتہ مئی میں ایک مسودہ مسترد کیا جا چکا ہے۔ گویا اس سلسلہ میں یہ دوسری کوشش ہے۔ پہلی مرتبہ جو مسودہ پیش کیا گیا تھا اس کی پشت پر سوشلسٹ اور کمیونسٹ پارٹی تھی۔ اس کے مسترد ہونے کی مختصراً یہ وجوہ بیان کی جاتی ہیں۔

اس مجوزہ دستور میں پارلیمنٹ کا صرف ایک ایوان تجویز کیا گیا تھا۔ صدر جمہوریہ کو برائے نام بے اختیار حیثیت دی گئی تھی اس کے علاوہ اکثر اراکین اسمبلی کی نظر میں شہری آزادی۔ شہری حقوق۔ پریس کی آزادی۔ اور انفرادی املاک سے فائدہ اٹھانے کے حقوق کو بہت حد تک نظر انداز کر دیا گیا تھا۔ اس مجوزہ دستور کا رد ہونا سوشلسٹ پارٹی کے لئے ایک بہت بڑا دھکا تھا۔ چنانچہ گذشتہ جون کے انتخابات کے بعد سے وہ پاپولر ریپبلیکن پارٹی" جو موجودہ وزیر اعظم کی پارٹی ہے کے ساتھ مل کر کام کر رہی ہے کہا جاتا ہے کہ اب جو مسودہ قوانین اسمبلی کے سامنے پیش ہے وہ جنرل دوگول کی تجاویز کے بہت قریب ہے۔ لیکن اس کے باوجود جنرل موصوف کی طرف سے اس مسودہ کی شدت سے مخالفت اور مذمت کی جا رہی ہے اور اس کے نتیجہ میں جنرل دوگول کی پارٹی اور کمیونسٹ پارٹی میں اختلافات کی خلیج ہر روز وسیع ہو رہی ہے۔ اس وقت جو مسودہ قوانین زیر غور ہے اس کی بعض ضروری شقیں یہ ہیں۔

گذشتہ کے خلاف ایک ایوان کی بجائے دو ایوان تجویز کئے گئے ہیں۔ اول نیشنل اسمبلی جس کا انتخاب ہر پانچ سال بعد ہو گا۔ اور دوسری جمہوری کونسل۔ جس کا انتخاب چھ سال کے لئے ہو گا۔ جس کے نصف اراکین ہر تین سال کے بعد منتخب ہوا کریں گے

فرانسیسی جمہوریہ ثلاثہ کے قواعد کے ماتحت ایوان اعلےٰ (Senate) کو گورنمنٹ کے بدلنے کے پورے اختیارات حاصل ہیں۔ لیکن اب اس مسودہ کے رو سے اگر کونسل کی کوئی تجویز اسمبلی میں رد کر دی جائے تو اسے دوبارہ کونسل کی طرف سے نظر ثانی کے لئے اسمبلی میں پیش کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس صورت میں وہ بل پاس ہو سکے گا جبکہ اسمبلی اتفاق آرا سے اس کی منظوری

صدر جمہوریہ ان معاملات میں ثالث سمجھا جائے گا۔ وہ کیبنٹ کے اجلاس کا صدر ہوگا وزیر اعظم کی نامزدگی کریگا معاہدات کی آخری منظوری دیگا۔ افواج کا کمانڈر انچیف ہوگا قوانین کا نفاذ وا خراجات کا انتظام سرہ ہوگی وغیرہ وغیرہ اس کا انتخاب سات سال کیلئے ان دونوں ایوانوں کی طرف سے ہوگا۔

صدر جمہوریہ کی طرف سے وزیر اعظم کی نامزدگی کے بعد ضروری ہوگا۔ کہ نیشنل اسمبلی بہ کثرت آراء اس کی تصدیق کرے۔ اس کے بعد وزیر اعظم کو اختیار ہوگا۔ کہ وہ کیبنٹ کی تشکیل کرے۔ لڑائی سے قبل فرانس کی گورنمنٹ میں پے در پے تبدیلیاں ہوتی رہیں۔ اس امر کے انسداد کے لئے یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ ایسے موقع پر از سر نو انتخابات کرائے جائیں۔ خواہ پہلے انتخابات کی دستوری میعاد ابھی ختم نہ ہوئی ہو۔

مذکورہ بالا مسودہ جب اسمبلی میں پیش ہوا۔ تو خیال کیا جاتا تھا۔ کہ صدر کو جس قدر اختیارات دیئے گئے ہیں۔ ان کے پیش نظر غالباً کمیونسٹ پارٹی اس کی مخالفت کرے گی۔ اور وہ موجودہ حکومت سے علیحدہ ہو جائے گی۔ اس کے علاوہ اس کا اظہار بھی کیا جاتا رہا۔ کہ اگر موجودہ شکل میں مسودہ منظور کر لیا گیا۔ اور جنرل ڈیگال کو صدارت کے لئے دعوت دی گئی۔ تو ممکن ہے وہ منظور کر لیں۔ لیکن اب حالات میں غیر معمولی تبدیلی پیدا ہو چکی ہے جنرل ڈیگال زیر تحریر مسودہ کی شدت سے مخالفت کر رہے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں موجودہ حکومت خصوصاً بالخصوص ریپبلکن پارٹی کے لئے غیر معمولی دقتیں درپیش ہیں۔

تعلیم الاسلام کالج میں فوری ضرورت

تعلیم الاسلام کالج میں ایک کلرک کی جو اکونٹنٹ کا کام اچھی طرح جانتا ہو۔ فوری ضرورت ہے۔ امیدوار میٹرک پاس ہو۔ اور دفتری کام کا تجربہ رکھتا ہو درخواست بمعہ نقول سرٹیفکیٹ پریزیڈنٹ یا امیر کی سفارش سے جلد دفتر کالج میں پہنچ جانی چاہئیں تنخواہ کا فیصلہ مل کر کر لیا جائے۔

(پرنسپل)

وصیت

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر میں اطلاع کر دے۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۲۹۶۴ آمنہ بی بی زوجہ عبد العزیز صاحب قریشی عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۳۲ء ساکن جوڑہ ڈاکخانہ خاص ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ ستمبر ۴۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری ماہوار آمد کوئی نہیں۔ میرا حق مہر مبلغ ۵۰ روپے بذمہ خاوند ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ جو جائیداد بناؤں۔ یا جو میرے مرنے پر ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد:۔ آمنہ بی بی زوجہ عبد العزیز جوڑہ ضلع لاہور گواہ شد عبد العزیز قریشی۔ گواہ شد عبد الرشید قریشی نائب فنانشل سیکرٹری تحریک جدید۔

مولوی محمد علی صاحب کو پچپن ۵۵ ہزار انعام

مولوی محمد علی صاحب کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرت میرزا صاحب صرف مجدد و مسیح ہیں مگر نبی نہیں۔ اور نہ ان کے انکار سے کوئی کافر ہو سکتا ہے۔ اور یہی عقیدہ حضرت میرزا صاحب کا تھا۔ ہم نے ان کو یہ چیلنج دیا کہ اب اپنا یہ عقیدہ ایک پبلک جلسہ میں حلفاً بیان کر دیں ہم آپ کو اسی جلسہ میں نقد ۵۰۰۰ ہزار انعام دیں گے۔ اور آپ پر اس غلط عقیدہ اور جھوٹے حلف کی سزا میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک سال کے اندر کوئی عبرتناک عذاب جس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو۔ نہ آیا تو مزید پچاس ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ مگر وہ سالہا سال سے یہ چیلنج ٹالتے ہی رہتے ہیں۔ اگر کوئی صاحب انکے اسپر آمادہ کرینگے تو ان کو بھی اس جلسہ میں نقد پانچ ہزار روپیہ دیا جائیگا۔ اسکے متعلق انگریزی یا اردو رسالہ ایک کارڈ آنے پر مفت ارسال کیا جائیگا۔ عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

جوب زندگی

بے مثال تحفہ ہے۔ عجیب الاثر دوائی ہے۔ حد درجہ کی مقوی اعضائے رئیسہ مقوی دل و دماغ جگر و معدہ ہے۔ خون بکثرت پیدا کرتی ہے۔ قیمت ایک درجن گولی تین روپے آٹھ آنے ہے

خاندانی حکیم حاذق سید مہر علی شاہ

مالک دواخانہ فاروقی قادیان

بیروزگار نوجوانوں کو

ہمارے پاس تشریف لائیے عملی طور پر گھر بیٹھے ہی ہر قسم کے دیسی و انگریزی صابون گھیا و بڑھیا بطریق گرم و سرد سوڈا کاسٹک پرفیومری خوشبودار تیل عطریات کریمز۔ فلیس پاوڈر وغیرہ بنانا سیکھیں۔ قواعد مفت طلب کریں۔ نیز صنعتی رسالہ دولت کی بارش منتقلی کے بہترین و قیمتی مثلاً پرفیومری نمبر فینائل سازی نمبر۔ سیاہی سازی نمبر۔ شربت سازی نمبر عرقیات اچار مربہ سازی نمبر وغیرہ مفت حاصل کرنے کیلئے لسٹ لٹریچر مفت منگوائیں

منیجر جگجر سوپ فیکٹری ۱۹ جگجر ضلع لائلپور پنجاب

سرمہ ممیرا خاص

یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ کمزوری نظر کی کمزوری جیب وغیرہ آسنے کے لئے نہایت ہی زود اثر ہے۔ اور پھر کسی قسم کا ضرر اس میں نہیں ہے۔ کثرت سے استعمال ہوتا ہے اور تمام استعمال کرنے والے اس کے فائدے کی شہادت دیتے ہیں۔ آنکھوں کی بیماریوں کا اثر عام صحت پر بھی نہایت مضر پڑتا ہے۔ اور آنکھوں کی صحت کا خیال رکھنا دانائی کے اصول سے ہے بہتر ہوتا ہے کہ بیماری سے پہلے ہی آنکھوں کی صحت کا خیال کیا جائے اس کی صحت میں بھی اچھے سرمے کا استعمال نہایت ضروری ہوتا ہے۔ ورنہ آنکھوں کی سی قیمتی چیز کو نقصان پہنچنے کا ڈر ہوتا ہے۔

قیمت فی تولہ: عہ/ چھ ماشہ ۵/ تین ماشہ ۱۲/ علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان ضلع گورداسپور

ایک نیک مشورہ

جب بھی آپ کو بجلی کی وائرنگ پنکھوں موٹروں اور ٹیوب ویل کی مرمت یا بجلی کا کسی اور نوعیت کا کام درپیش ہو آپ مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ کے ماہرین فن کاریگروں کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ اس میں ہماری نسبت آپ کا اپنا فائدہ زیادہ ہے

منیجر مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ

کیا آپ کی فہرست میں

مادنیشن بو کے
گرین اسپاٹ
ریڈ اسپاٹ
یلو اسپاٹ
گولڈ ڈسٹ
اسٹار ڈسٹ

سودا خریدنے کی فہرست میں آپ کیلئے ایک اہم چیز اصفہانی کی چائے بھی ہے جائے خریدتے وقت اس بات کا اطمینان کر لیجئے کہ وہ اصفہانی کی ہی ہو خوشبو اور ذائقہ ...

اصفہانی

بہترین چائے کا جامع

ایم - ایم - اصفہانی - لمیٹڈ - کلکتہ

ٹھہرئیے صاحبان سنئے خوشخبری

الیکٹرک فٹنگ بور۔ پنکھے اور بجلی و ریڈیو کے ہر قسم کے کام کیلئے اے۔ الیف۔ الیکٹرک اینڈ ریڈیو کمپنی بالمقابل نور ہسپتال محلہ دارالفضل کی خدمت حاصل کریں کام وعدہ پر تسلی بخش اور بارعایت کیا جاتا ہے۔

المشتہر محمد عبداللہ منیجر کمپنی ہذا

لکھنؤ ۴ر اکتوبر۔ گذشتہ مارچ میں علی گڑھ میں جو فرقہ وارانہ فساد ہوا تھا۔ اس سلسلہ میں یوپی کی کانگرسی حکومت نے علی گڑھ کے مسلمانوں پر ایک لاکھ پچھتر ہزار روپیہ اجتماعی جرمانہ عاید کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ جرمانہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی حدود میں سے بھی وصول کیا جائیگا اندازہ لگایا گیا ہے کہ صرف یونیورسٹی کی حدود میں سے تقریباً پچاس ہزار روپیہ جرمانہ وصول کیا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ الہ آباد کی طرح علی گڑھ میں بھی کانگرس کے نیشنلسٹ مسلمانوں سے یہ جرمانہ وصول نہیں کیا جائیگا۔

بلیک پول ۴ر اکتوبر۔ کنسرویٹو پارٹی کی سالانہ کانفرنس میں ہندوستان کے متعلق لارڈ ونٹرٹن نے ایک قرارداد پیش کی جسے منظور کرلیا گیا۔ اس میں کہا گیا کہ برطانوی پارلیمان کا فرض ہے کہ ہندوستانی مسئلہ کو حل کرتے وقت اقلیتوں اور ریاستوں کے حقوق کا پورا پورا تحفظ کرے لارڈ ونٹرٹن نے یہ قرارداد پیش کرتے ہوئے کہا۔ ہمیں اس چیز کے لئے تیار ہو جانا چاہئیے کہ ہندوستان میں اقلیتوں کے حقوق قربان نہ ہونے پائیں۔ ہندوستان میں صرف کانگرسی راج قائم نہیں کیا جانا چاہئیے۔ اس طرح فسادات روکنے کے لئے برطانوی فوجوں کا استعمال ناگزیر ہو جائے گا۔ مقرر نے کہا۔ "اس وقت پنڈت نہرو ہندوستان سے برطانوی فوجوں کے اخراج کے بارے میں خاموش کیوں ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ فرقہ وارانہ فسادات کو کچلنے کے لئے برطانوی فوجوں کی موجودگی ضروری خیال کرتے ہیں۔"

سان فرانسسکو ۴ر اکتوبر۔ امریکہ کے وزیر جنگ رابرٹ پیٹرسن نے ایک تقریر میں اس بات پر زور دیا کہ کمزوری جنگ لانے والی سیدھی سڑک ہے۔ اس لئے امریکہ کے ہر نوجوان کو جس کی عمر اٹھارہ سال ہے ایک سال تک فوجی تربیت حاصل کرنی چاہئیے۔

لاہور ۴ر اکتوبر۔ پنجاب یونیورسٹی نے طلباء کی تاریخ پیدائش کی صحت کے لئے آئین میں ایک نہایت اہم تبدیلی کردی ہے کسی طالبعلم کے داخلہ امتحان کے فارم

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

بھیجنے سے پیشتر تاریخ پیدائش کا سکول کے ریکارڈ سے اچھی طرح مقابلہ کرلیا جائے ورنہ جب ایک دفعہ تاریخ پیدائش کے اندراجات یونیورسٹی کے دفاتر میں کرلئے گئے۔ تو بعد میں ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکے گی۔

بنارس ۴ر اکتوبر۔ یوپی کے وزیر تعلیم بابو سمپورنانند نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم عنقریب ہی مکمل آزادی حاصل کریں گے دنیا میں کوئی ایسی طاقت نہیں جو ہمیں اپنے مقصد حاصل کرنے سے باز رکھ سکے۔ برطانوی لوگ اتنے بیوقوف نہیں کہ اب ہمارے ساتھ جنگ کریں۔ اور نہ ہی ان میں اتنی طاقت ہے۔ اور اگر برطانیہ نے ہمارے ساتھ لڑائی جھگڑا شروع کیا تو مجھے یقین ہے کہ اس بار جیت ہماری ہی ہوگی

قاہرہ ۶ر اکتوبر۔ مصر کے وزیر اعظم صدقی پاشا نے بیان کیا۔ امید ہے کہ میں مصر اور انگلستان میں سمجھوتہ کے متعلق مسٹر بیون سے گفتگو کرنے کے لئے انگلستان جاؤں گا۔

نئی دہلی ۶ر اکتوبر:۔ کل پنڈت جواہر لال نہرو اور مسٹر جناح میں نواب صاحب بھوپال کی کوٹھی میں دیر تک باتیں ہوتی رہیں آج بھی وہ ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے۔ مسٹر پٹیل پنڈت نہرو اور مولانا آزاد ہری جن بستی میں گاندھی جی کے پاس گئے۔ اور مسٹر جناح سے پنڈت نہرو کی جو گفتگو ہوئی تھی۔ اس پر غور و خوض کیا گیا۔

نئی دہلی ۶ر اکتوبر۔ مسٹر لیاقت علی خان جنرل سیکرٹری مسلم لیگ نے بیان کیا کہ وائسرائے اور مسٹر جناح میں جو گفتگو ہوئی تھی۔ اس کے متعلق مسٹر جناح نے وائسرائے کو چھٹی بھیجی تھی۔ وائسرائے کی طرف سے اس کا جواب آگیا ہے۔ اس پر غور کرنے کے لئے لیگ کونسل کا جلسہ طلب کیا گیا ہے۔

نئی دہلی ۶ر اکتوبر:۔ کانگرس کے ہند صدارت کے لئے مولانا آزاد اور اچاریہ کرپلانی کے نام پیش ہوئے ہیں ۲۰ر اکتوبر تک اگر ان میں سے کسی نے اپنا نام واپس لے لیا۔ تو ووٹ نہ ڈالے جائیں گے

دہلی ۶ر اکتوبر:۔ ریاست دیوانی ایک تعلیمی سکیم بنائی ہے۔ جس پر ۱۵ لاکھ روپیہ خرچ کیا جائے گا۔ اور جو پانچ سال میں تکمیل کو پہنچے گی۔ پرائمری تک تعلیم مفت اور لازمی ہوگی۔ لڑکیاں میٹرک تک مفت تعلیم پا سکیں گی۔ سکولوں میں دستکاری بھی سکھائی جائے گی۔

نئی دہلی ۵ر اکتوبر:۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ اب تک کوئی ۱۹ہزار حاجیوں کو جدہ پہنچانے کا انتظام ہو چکا ہے۔ حاجیوں کے سات جہاز دس پھیرے لگا چکے ہیں۔ واضح رہے کہ اس سال حج ٹریفک کے لئے صرف سات جہاز مل سکتے تھے۔ جنگ سے پہلے اس ٹریفک کے لئے دس جہاز مصروف رہا کرتے تھے۔

واشنگٹن ۴ر اکتوبر۔ امریکن زراعتی ڈیپارٹمنٹ نے بائیس لاکھ ستر ہزار ٹن اناج اور اناج کی پیداوار قحط زدہ ممالک کو بھیجنے کے لئے ریزرو کردی ہے اس میں سے ہندوستان کو ۵۹ ہزار ٹن گندم ملے گی۔

نئی دہلی ۶ر اکتوبر:۔ آج بھی نواب صاحب بھوپال کانگرس اور مسلم لیگ میں سمجھوتہ کرانے کی کوشش میں مصروف رہے۔ پنڈت نہرو اور مسٹر جناح میں دوسری ملاقات کا وقت مقرر نہیں ہوا۔ نواب صاحب بھوپال کو ملک کے طول و عرض سے بکثرت تار موصول ہو رہے ہیں کہ ان کی کامیابی کے لئے دعا کی گئی ہے۔

نئی دہلی ۶ر اکتوبر:۔ آج تیسرے پہر کمانڈر انچیف افواج ہند پنڈت جواہر لال نہرو سے ملاقات کرنے گئے۔ اور ایک گھنٹہ سے زیادہ دیر تک باتیں کرتے رہے۔

بمبئی ۶ر اکتوبر:۔ آج یہاں چھرا گھونپنے کی وارداتوں میں تین آدمی مر گئے اور نو آدمی گھائل ہوگئے